مولای صل وسلم دائما ابدا — **درسِ حدیث** — علی حبیبک خیر الخلق کلهم

حضرت اَقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب ؒ کے مختلف جرائد ورسائل میں شائع ہونے والے مضامین یا دروسِ حدیث کی اَز سر نو اِشاعت کا سلسلہ ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ اِنتظام ماہنامہ ''اَنوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اَقدس ؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ حضرتِ اَقدس ؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری ومقبول فرمائے۔ (آمین)

قناعت اِختیار کرنے سے حق تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے

قناعت کا مطلب اور فائدہ ؟ حسنِ طلب ؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ بن العاص ایک صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ کَفَافًا وَّقَنَّعَہُ اللّٰہُ بِمَا اٰتَاہُ [1] یعنی اُس آدمی نے فلاح پالی جس نے دل سے اِسلام کو قبول کرلیا اور اُس کو خداوندِ کریم نے اِتنی روزی نصیب فرمادی جس سے وہ اپنی ضرورتیں پوری کرسکے کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہ ہو وَقَنَّعَہُ اللّٰہُ بِمَا اٰتَاہُ اور اللہ نے جو کچھ اُسے عطا فرمایا ہے اُس پر قانع بھی بنایا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ روزی اور اِیمان نصیب فرمانے کے ساتھ ساتھ قناعت بھی نصیب فرمادی ہو جو ایک اچھی صفت ہے۔

قناعت کا مطلب یہ نہیں کہ آدمی پست ہمت ہوجائے اور کام کرنا چھوڑ دے بلکہ قناعت کا مطلب یہ ہے کہ دُوسروں کے مال وجاہ پر للچائی نظر نہ ڈالے، اُسے یہ حرص نہ ہو کہ فلاں کے پاس جتنی

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الرقاق رقم الحدیث ۵۱۶۵

چیز ہے میرے پاس بھی اُتنی ہی ہونی چاہیے اگر اِس جھگڑے میں پڑ گیا تو زندگی بھر یہ سلسلہ ختم نہ ہوگا ہمیشہ چلتا رہے گا اور (وہ حریص آدمی) ہر وقت پریشان رہے گا تو قناعت کا مطلب یہ ہوا کہ جو چیز اِنسان کو حاصل ہو اُس پر وہ خدا کا شکر اَدا کرتا رہے کہ اے اللہ تو نے مجھے بہت کچھ عنایت فرمایا ہے اور اگر اپنے حاصل شدہ مال پر شکر نہیں اَدا کرتا بلکہ زیادہ کو جی چاہتا ہے تو یہ حرص ہے مرض ہے بے صبری ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔

حدیث شریف میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جو چیز طلب کرو وہ گِرگِر کر نہ کرو، صرف اَسباب کے درجہ تک کوشش کرو مطلب یہ ہے کہ بے صبر نہ ہو کسی کے سامنے دستِ سوال پھیلا کر ذلیل نہ بنو نا جائز طریقے اِستعمال نہ کرو بے صبر ہو کر ہر طرف ہاتھ پاؤں نہ مارو۔

طلب میں خوبصورتی :

ایک مقام پر اِرشاد فرمایا کہ اَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ وَتَوَکَّلُوْا عَلَیْہِ [1] (اَو کما قال علیہ السلام) یعنی خوبصورتی سے طلب کرو اور خداوندِ کریم پر بھروسہ کرو۔ خوبصورتی کا مطلب بھی یہی ہے کہ وقار قائم رہے وہ طریقہ نہ اِختیار کرو جس سے ذلت ہو مثلاً کسی اَفسر کی سفارش کرنے سے کام چلتا ہے تو اُس سے کبھی کبھی ملنا اور بات ہے مگر ہر روز ملنا ہر روز جا کر خوشامد کرنی اور ذلیل ہونا پسند نہیں۔ بس اَسباب اِختیار کرو اور اَسباب کے لیے یہ ضروری ہے کہ اُس سے ایک آدھ دفعہ مِل لیا جائے اَسباب کے درجے میں اِتنا کافی ہے، یہ پسند نہیں کہ اِتنا ملے کہ اُس کی نظر میں برا ہو جائے اور وقار نہ رہے۔ اِنسان چونکہ کمزور ہے لالچی ہے اُس میں قوتِ برداشت بھی نہیں ہے، لالچ کا غلبہ ہو جاتا ہے حسد کا جذبہ ہو تو وہ چھا جاتا ہے، اُس میں قوتِ مدافعت بھی کم ہے اور اُس رو میں ضرور بہہ جاتا ہے اِس لیے اِنسان کو آقائے نامدار ﷺ نے سمجھایا ہے کہ اِن چیزوں کا لحاظ رکھو یہ وہ چیزیں ہیں جو اِنسان میں فطری کمزوریوں کی وجہ سے پائی جاتی ہیں اگر اِنسان اپنے آپ کو کنٹرول نہ کرے تو یہ چیزیں بڑھتی چلی جاتی ہیں، اگر کنٹرول کرے تو رفتہ رفتہ کم بلکہ ختم ہو جاتی ہیں۔

---

[1] اَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ فَاِنَّ کُلًّا مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَہٗ (سنن ابن ماجہ کتاب التجارۃ رقم الحدیث ۲۱۴۲)

''قناعت'' کا فائدہ :

غرض ''قناعت'' ایک نہایت عمدہ وصف ہے اِنسان اِس کی بناء پر خدا پر نظر رکھتا ہے مخلوق سے نظر ہٹا لیتا ہے، حسد کینہ لالچ سے نجات مِل جاتی ہے خدا کا شاکر بندہ بن جاتا ہے اور اِس طرح وہ خدا کی نظر میں محبوب ہو جاتا ہے۔ اِس سارے عمل اور اپنے نفس کو عادی بنانے کی سعی میں اُسے نفل عبادت کے برابر ثواب ملتا رہے گا۔

ایک اِشکال اور جواب :

اگر یہ خیال ہو کہ عادت کی تبدیلی تو ہوا نہیں کرتی ، اگر کسی میں لالچ کی عادت ہو تو وہ کیسے بدلے گی ؟ تو اِس کا جواب یہ ہے کہ عادت تو لالچ کی باقی رہے گی مگر اِس کا محل بدل جائے گا مثلاً پہلے دُنیوی مال کا لالچ تھا تو اِصلاح کے بعد اَجرِ آخرت کا لالچ ہو جائے گا اور مثلاً کسی میں غصہ کی عادت زیادہ تھی تو اِصلاح کے بعد یہ غصہ اپنے نفس کے لیے نہ رہے گا بلکہ خدا کے لیے ہوا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں قناعت نصیب کرے اور حرص و لالچ سے پناہ میں رکھے، آمین۔

(بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۱۵؍ دسمبر ۱۹۶۷ء)

فرض نماز کے بعد پڑھا جانے والا وظیفہ

حضرت اَبو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہتا ہے جنکی مجموعی تعداد ننانوے ہوتی ہے پھر سو کے عدد کو پورا کرنے کے لیے ایک مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ کہتا ہے تو اُس کے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ (مسلم شریف ج ۱ ص ۲۱۹)